دہشت گردی اور تخریب کاری کا مؤثر انسداد

عدالتی نظام کی ابتری اور عدل و انصاف کا فقدان

قیام امن کی ضمانت صرف نفاذِ شریعت ہے

نقش آغاز

ایوانِ بالا سینیٹ میں معرکہ حق و باطل

ملک کی تازہ ترین صورت حال، تخریب کاری، دہشت گردی، بموں کے دھماکوں اور بدامنی کے مؤثر انسداد، عدل و انصاف کے حصول اور قیام امن کی تجویز اور اس کے لئے مؤثر منصوبہ بندی کی ضرورت پر مولانا سمیع الحق نے ۲۶/اکتوبر ۸۷ء ۶ بجکر دس منٹ پر سینیٹ کے اجلاس سے خطاب فرمایا۔ ذیل میں سینیٹ سیکرٹریٹ کی رپورٹ سے نقل کیا گیا ہے (ادارہ)

مولانا سمیع الحق: جناب والا میں مختصراً عرض کروں گا اور آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ جہاں تک تخریب کاری پر کنٹرول کے مسئلے کا تعلق ہے یہ ایک نہایت ضروری اور اہم مسئلہ ہے۔ اس وقت پورے ملک میں ہر شخص اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتا ہے۔ اور کسی وقت بھی وہ سمجھتا ہے کہ میں لقمۂ اجل بن سکتا ہوں۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ قومی سطح پر اس مسئلہ پر توجہ دی جائے۔ اور ہر وہ اقدام کرنا چاہئے جس سے تخریب کاری کا فوری انسداد ہو۔

دہشت پسندانہ سرگرمیوں کے انسداد کا بل ناقص ہے

یہ بل جو ہمارے سامنے ہے اس کی میرے خیال میں ایک بنیادی خامی یہ ہے کہ اس کا تعلق دہشت پسندانہ سرگرمیوں سے ہے لیکن بل میں دہشت پسندانہ سرگرمیوں کی کوئی وضاحت یا توضیح نہیں کی گئی۔ حالانکہ کوئی بھی مسودہ قانون ہو تو اس میں واضح طور پر اس کی وضاحت ہوتی ہے اس میں بھی واضح طور پر دہشت پسندانہ سرگرمیوں کی توضیح ہونی چاہئے تھی۔ تاکہ آگے چل کر اسے مبہم سمجھ کر اس کو کوئی غلط مقاصد کے لئے استعمال نہ کر سکے۔ کل کو آپ کسی سیاسی سرگرمی کے بارے میں بھی آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ دہشت پسندانہ سرگرمی ہے۔ آپ کسی جلسہ یا جلوس یا کسی بھی مسئلہ کو دہشت پسندانہ قرار دے کر اس قانون کو استعمال کر سکتے ہیں۔

مخالفین حکومت کے خلاف چور دروازے بند ہونے چاہئیں

تخریب کاری پر کنٹرول تو نہایت لازمی ہے لیکن ہمیں یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ آگے چل کر ایسے قوانین اور ان خصوصی عدالتوں کو غلط نہ استعمال کیا جا سکے۔ اسے مخالف سیاسی مقاصد رکھنے والے لوگوں کے خلاف ایک پھندے کے طور پر استعمال نہ کیا جا سکے۔ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ بعض حکومتوں نے اپنے اقتدار کے نشے میں بعض ایسے قوانین بنائے ہیں اور ایسے اقدامات کئے جو آگے چل کر خود ان کے لئے وبال

جان بن گئے یعنی ۱۹۷۳ سے لے کر ۱۹۷۷ تک پچھلے دورِ اقتدار میں بعض ایسے اقدامات کیے گئے تھے۔ اس وقت حکومت کے بعض ممبروں نے بھی اور حزبِ اختلاف کے اراکین نے انہیں بڑے خلوص سے روکا تھا کہ یہ قوانین آگے چل کر جمہوریت کے لئے اور عوام کے لئے پریشانی کا باعث بن سکتے ہیں۔ لیکن وہ زمانے توان کے لئے پھندہ بن گئے تو کہیں ہمارے لئے بھی یہ مسئلہ وبالِ جان نہ بن جائے۔

اسلامی قوانین کے برکات

دوسری بات یہ ہے کہ دہشت پسندانہ اور تخریب کارانہ سرگرمیوں کے لئے اسلام نے بڑی واضح تعزیرات مقرر ہیں۔ ہم انگریزی قوانین کی طرف توجہ جاتے ہیں اور ان میں کچھ ترامیم کر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ شاید مسئلہ حل ہوگیا ہے۔ لیکن اصل مسئلہ جب تک اسلامی تعزیرات اور سزائیں چوروں کے لئے، ڈاکوؤں کے لئے، راستہ کاٹنے والوں کے لئے اور تخریب کاروں کے لئے، فساد پیدا کرنے والوں کے لئے اللہ اور رسول نے مقرر کی ہیں۔

اللہ اور رسول ﷺ نے جو تعزیرات مقرر کئے ہیں اگر اس کو آپ نافذ کرتے تو یہ سارا مسئلہ آسانی سے حل ہو جاتا۔ نہ آپ کو آج ترامیم کی ضرورت ہوتی نہ خصوصی عدالتوں کی ضرورت ہوتی۔ کیونکہ اسلام نے ہمیں اس معاملے میں محروم نہیں چھوڑا۔ اور نہ ہم اس معاملے میں دیگر اقوام کے دست نگر ہوتے۔ پھر آپ نے جو سلسلہ خصوصی عدالتیں ہوں یا عام عدالتیں ہوں۔ اس کا جو طریقہ کار رکھا ہے اور اس میں جو شہادت کے ثبوت کے طریقے ہیں۔ وہ سب ایسے ہیں کہ جب تک وہ قانون شہادت اور ضابطہ کار جو عدالتوں کا ہے۔ مروّجہ ۱۸۷۰ء سے کچھ چیزیں بنائی گئی تھیں جب تک وہ چیزیں ہوں گی تو خصوصی عدالتوں کے ذریعے بھی آپ اپنے مقصد تک نہیں پہنچ سکیں گے۔

موجودہ "قانونِ شہادت ناقص غیر شرعی ہے

یہاں شہادت کا سارا قانون ہی آپ خود جانتے ہیں کہ کیسا ہے پھر اس میں وکالت کا جو سلسلہ ہے اور اس میں ظالم کو مظلوم اور مظلوم کو ظالم بنانے کا سارا سلسلہ اسی سلسلے کے ہوتے ہوئے آپ یہ توقع نہ رکھیں کہ آپ ان عدالتوں کی وجہ سے آپ تخریب کاری پر کوئی پابندی لگا سکتے ہیں۔ یہاں پورا سلسلہ سفارش، رشوت اور جس کے پاس دولت ہے اور انصاف کو خریدنے کا معاملہ ہے اور جس کا جیب گرم ہوگا وہ مقصد تک پہنچے گا ورنہ وہ اسی طرح محروم اور مظلوم رہے گا۔ ان خرابیوں کے ہوتے ہوئے یہ سارے موجودہ قوانین جو رائج ہیں وہ غیر مؤثر ہو کر رہ گئے تو آرڈی ننس کے بعد جو آپ اس کو قانونی شکل دے دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بھی آسانی سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

انتظامیہ کے بعض عناصر تخریب کاروں کی سرپرستی کرتے ہیں

بلکہ اور بے انصافیوں کا سلسلہ دراز ہوتا جائے گا۔ جیسا کہ قاضی صاحب ہمارے دوست نے فرمایا کہ انتظامیہ کے کچھ عناصر ایسے ہیں کہ ان کی طرف سے تخریب کاری کی درپردہ سرپرستی ہوتی ہے اس کے کئی وجوہات ہیں وہ شاید ان کے مفادات ان لوگوں سے وابستہ ہوں جو امن و امان کو تہ و بالا کرنا چاہتے ہیں یا جن کو ہماری موجودہ افغان پالیسی سے اتفاق نہیں ہے وہ لوگ بعض جگہوں پر انتظامیہ

پر اثر انداز ہوتے ہیں اور انتظامیہ ان کو خوش کرنا چاہتی ہے اور بسا اوقات تخریب کار اسی طرح یا تو چھوٹ جاتے ہیں یا ضمانت پر رہا ہو جاتے ہیں یا اسی طرح پڑے رہتے ہیں لیکن ان کو سزا نہیں ملتی۔

مجاہدین افغانستان اور تخریب کاری کا مسئلہ

اس وقت تخریب کاری کے سلسلے کے ساتھ افغان مسئلے کا خاص تعلق ہے اور کئی جگہ پر وہ افغانی باشندے ہوتے ہیں۔ غیر ملکی ہوتے ہیں۔ اس کے بارے میں میری رائے اور تجویز یہ ہے کہ ان خصوصی عدالتوں کے ذریعے ہم ان پر کنٹرول حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اس کا ایک مؤثر علاج یہ ہے کہ اگر تخریب کاری میں ملوث کوئی افغان باشندہ پکڑا جائے تو افغانستان کے باشندے جو یہاں مہاجرین رہتے ہیں اور مہاجرین کی جو جماعتیں ہیں جو ان کے لیڈر ہیں وہ اپنے ملک کے لوگوں کو پہچانتے ہیں کہ یہ کس ذہن کا ہے تخریب کار ہے یا خاد کی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے یا پرچمی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے تو اس کو ان کے حوالے کیا جائے۔ میں پاکستانیوں کے بارے میں نہیں کہتا مجھے کئی افغان مجاہدین نے آکر خود کہا ہے۔ کہ ہم یہ ذمہ داری خود قبول کرنے کو تیار ہیں اگر حکومت ہمارے ملک کے باشندوں کے بارے میں ہمیں اختیار دیدے ہم ان کے ساتھ انصاف کے تقاضے پورے کر کے ان کو سزا دے سکتے ہیں اور اس معاملے میں حکومت کا یہ دخل بھی نہ ہو۔ کہ آپ اس کو چھوڑیں۔ پہلے وہ لوگ خود ان کو پکڑ لیتے تھے اور ان کو کیفر کردار تک پہنچا دیتے تھے اور چند دنوں میں وہ ان کو ٹھکانے لگا دیتے تھے۔ پھر تو یہ سلسلہ چلتا ہی نہیں تھا۔ لیکن بعد میں یہ صورت حال پیدا ہوئی کہ انتظامیہ نے اس میں مداخلت شروع کی۔ وہاں انہوں نے ایک آدمی پکڑا۔ اور انتظامیہ کی طرف سے اس کو چھڑا یا گیا کہ آپ لوگوں کا اس سے کیا تعلق ہے ان کو الٹا حراست میں رکھا گیا۔ حالاں کہ ان کو معلوم تھا کہ یہ تخریب کار تھے ملک دشمن تھے۔ روس کے ایجنٹ تھے۔

تو اگر ہم افغان مجاہدین سے مدد لیں اور ان کے زعماء سے کہیں کہ اسلامی طریقے سے آپ ایک ٹربیونل بنا لیں یا جیسے طریقے سے ہو سات جماعتوں کا بنا لیں اور کوئی افغان تخریب کار اگر پکڑا جائے تو فوراً اس ٹربیونل کے حوالے کر دیں اور یہ ہمارا دردِ سر ہی نہ ہو تو آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ اس معاملے میں وہ فوراً چند گھنٹوں میں فیصلے تک پہنچ سکیں گے اور تخریب کار کو فوری واقعی سزا مل سکے گی باقی جو پاکستانی ہوں ان کو اس میں حق نہیں دیتے لیکن اس میں ہمارا موجودہ نظام بالکل ناقص ہے۔ آپ کے پشاور میں پورے ایک سکول کے بچوں کو اڑایا گیا۔

تخریب کاری کے فروغ میں اعلیٰ افسروں کا شرمناک کردار

اور وہ تخریب کار پکڑا گیا اور آگے چل کر ٹل، ہنگو وغیرہ میں جا کر اس کی ضمانت ہو گئی اور یہ باتیں چل رہی ہیں کہ ۲۰، ۳۰ لاکھ روپے رشوت دے کر تخریب کاروں کو چھوڑا گیا۔ آپ کے اسلام آباد میں ایک بہت بڑا تخریب کار بیٹھا ہوا ہے انہی لوگوں میں سے۔ اور اخبارات میں بھی آیا ہے کہ ۴ یا ۵ لاکھ روپے میں سودا کر کے اس کو بٹھا رکھا ہے۔ یہ سودا کون کرتا ہے اس میں جب تک انتظامیہ سے باز پرس نہ ہو گی اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر سزا دینی ہے تو فوری طور پر برسرِ عام دی جائے تخریب کار کو۔ اور اس تخریب کار کو ایسی سزا